تبصرہ نگار اس رائے کا اظہار کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ بہت اچھی اور معلومات افزا مفصل کتاب ہے لیکن ایک تاثر یہ ہوتا ہے کہ جیسے اصل موضوع پر گرفت نہیں ہو رہی اور تمام امور منطقی ربط میں نہیں ہیں۔

خدا بخش کلیار صاحب نے بہت خوب ترجمہ کیا ہے، تاہم 'اسلام کا تصورِ عبادت' بہتر نام ہوسکتا تھا۔ (م - س)

افغانستان: سوویت جارحیت سے امریکی جارحیت تک، سید امان اللہ شادیزئی۔

ناشر: قلات پبلشرز، جناح روڈ، کوئٹہ۔ صفحات: ۲۱۶۔ قیمت مجلد: ۱۶۰ روپے۔

گذشتہ ۳۲ برس سے افغانستان کی سرزمین بارود کی بو اور خون کے سیلاب میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ظاہر شاہ بیک وقت روسی اور اشتراکی آلہ کار تھا، اس کے اقتدار کے خاتمے پر کمیونسٹوں نے 'انقلاب کے لیے خون' کے نعرے پر عمل کرتے ہوئے اپنے ہم وطنوں کو نشانہ بنانا شروع کیا۔ ۱۹۷۸ء میں ملفوف جوابی اشتراکی انقلاب آیا اور ۱۹۷۹ء میں اشتراکی کوچہ گردوں نے کابل کو اپنی آماج گاہ بنانا چاہا۔ ۱۹۹۲ء میں ان کا چراغ گل ہوا تو وہ ایک دوسرے روپ میں جہادی گروپوں کو باہم لڑانے کے لیے امریکی کیمپ کے طرف دار بن گئے۔ بعدازاں اکتوبر ۲۰۰۱ء میں امریکا نے پورے لاؤلشکر کے ساتھ افغانیوں کے کوہ و دمن کو نشانہ بنایا۔ ایک ملک دو انتہائی ظالم سامراجیوں کا نشانہ بنتا ہے اور اس کے ہمسائے ملک پاکستان میں چند ایک کے سوا کوئی صاحبِ علم صحافی دکھائی نہیں دیتا جو حالات و واقعات کا صحیح تناظر میں تجزیہ کرسکے۔ مختار حسن کے انتقال (اگست ۱۹۹۵ء) کے بعد اس فریضے کی ادائی کے لیے امان اللہ شادیزئی ایک صاحبِ نظر دانش ور اور ہوش مند تجزیہ نگار کی صورت میں سامنے آتے ہیں، جو واقعات کو ان کے ظاہر سے زیادہ، ان کے پسِ پردہ حقائق کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

اس کتاب میں مصنف نے اپنے مضامین میں مسئلہ افغانستان کو سمجھنے اور پاکستان میں اس مسئلے سے پیوستہ جڑوں کو کھوجنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ انھوں نے واضح کیا ہے کہ افغانستان میں آنے والی تباہی کے دیگر محرکات کے ساتھ خود پاکستان کے نام نہاد قوم پرستوں